عوارفِ المعارف اردو

حضرت شیخ ابو حفص عُمر بن مُحمّد عبداللہ الملقب بہ شیخ شہاب الدین سُہروردی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ

مولانا ابُوالحسن مرحوم

ادارۂ اسلامیات
۱۹۰- انارکلی ○ لاہور۲
فون ۳۵۳۲۵۵-۲۴۳۹۹۱،

نام کتاب ________ عوارف المعارف

طباعت ________ صفر المظفر ۱۴۱۵ھ بمطابق جولائی ۱۹۹۴ء

باہتمام ________ اشرف برادران سلمہم الرحمٰن

ناشر ________ ادارۂ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور ۲

فون نمبر: ۴۲۴۳۹۹۱ ، ۳۵۳۲۵۵

کتابت ________ مشتاق احمد جلالپوری

قیمت ________

ملنے کے پتے

ادارۂ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی۔ لاہور ۲

دارالاشاعت اردو بازار، کراچی ۱

مکتبہ دارالعلوم، جامعہ دارالعلوم کورنگی، کراچی ۱۴

ادارۃ المعارف ڈاکخانہ دارالعلوم کورنگی، کراچی ۱۴

ادارۃ القرآن چوک لسبیلہ گارڈن ایسٹ کراچی

مکتبہ رحمانیہ۔ اردو بازار۔ لاہور

شروع میں اُس کا محتاج ہے نیت اور احکام نیت کا کہ اُن کو دوامی ہوی سے پاک اور منزہ کرے اور ہر چیز کہ جس میں نفس کے لئے حظ عاجل ہو حتی کہ اُس کا خروج خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو۔

اور سالم بن عبداللہ نے عمرو بن عبدالعزیز کو لکھا کہ جان اے عمرو کہ اللہ تعالیٰ کی مدد بندہ کے لئے بقدر نیت کے ہے سو جس کی نیت تمام ہوئی اللہ تعالیٰ کی مدد اُس کے لئے کامل ہوئی اور جس سے اُس کی نیت قاصر ہوئی تو اُس سے مدد الہٰی اُس کے موافق قاصر ہوئی۔

اور بعض صالحین نے اپنے بھائی کو لکھا ہے کہ نیت کو اپنے اعمال میں خالص کر تھوڑا عمل بھی تجھے کافی ہوگا اور جو نیت کی طرف بندہ سیدھی راہ نہ چلا اُس کے ساتھ وہ شخص ہو جو اُسے حُسنِ نیت تعلیم کرے سہل بن عبداللہ تستری رح نے کہا ہے کہ اول اُن امور سے جن کا امر مبتدی مرید کو دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ حرکاتِ مذمومہ سے بیزار اور پاک ہو۔ بعد ازاں حرکاتِ محمودہ کی طرف نقل کرتا ہے۔ بعد ازاں تفرد حکم اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔ بعد ازاں توقف رشاد میں پھر ثبات ہے پھر بیان پھر تقرب پھر مناجات پھر موالات ہے اور رضا و تسلیم اُس کی مُراد ہوتی ہے اور تفویض و توکل اُس کا حال بعد ازاں اللہ تعالیٰ اُسے معرفت عطا کرتا ہے اور اُس کا مقام اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہوتا ہے۔ مقام اُن لوگوں کا جو کہ حول اور قوت سے بری اور بے زار ہیں اور یہ مقام عرش اُٹھانے والوں کا ہے اور بعد اُس کے کوئی مقام نہیں ہے۔ یہ کلام سہل سے ہے جس میں اُس نے سب باتیں جمع کر دیں جو اول اور آخر میں ہوتی ہیں۔

اور جب مرید نے صدق اخلاص سے اپنا تمسک کیا تو وہ مردوں کے درجہ کو پہنچ گیا اور اُس کے صدق اور اخلاص کو کوئی چیز ثابت اور متحقق نہیں کرتی جیسے کہ متابعت امر شرع کی کرتی ہے اور قطع نظر اُس کے جو خلق سے ہو اس لئے کہ جتنی آفتیں کہ اہلِ ہدایت کے سر پر آتی ہیں وہ اس وجہ سے آتی ہیں کہ نظر اُن کی خلق کی طرف ہوتی ہے اور ہم کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچا ہے

کہ آپؐ نے فرمایا کہ آدمی کا ایمان کامل نہیں ہوتا حتیٰ کہ آدمی اُس کے نزدیک مثل
اباد یعنی بکری کی مینگنی کے ہو جائیں - پھر وہ اپنے نفس کی طرف رجوع کرے اور
وہ اُس کو کمترین کمترنیاں دیکھے - یہ اشارہ خلق سے قطع نظر کی طرف اور اُن سے
خارج ہونے کی طرف ہے اور یہ کہ اُن کی عادتوں کا مفید ہونا ترک کرے -

احمد بن خضرویہ کا مقولہ ہے کہ جو شخص چاہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ
ہر ایک حال میں رہے تو چاہیئے کہ صدق کو لازم پکڑے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ
صادقین کے ساتھ ہے اور حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد
ہے کہ صدق نکوئی کی طرف ہدایت کرتا ہے اور ضرور ہے مرید کے لئے کہ وہ مال اور
جاہ سے باہر ہو اور خلق سے خارج اس طرح کہ کون سے قطع نظر کرے یہاں تک
کہ اُس کی بُنیاد مضبوط ہو جائے پھر وہ ہوئی کی باریکیوں سے واقف ہوگا اور
نفس کے شہوات سے جو مخفی ہیں اور سب سے نافع تر مرید کے لئے معرفت نفس
ہے اور وہ شخص واجب حق معرفت نفس پر قائم نہیں ہو سکتا جس کو دُنیا میں حاجت
فضول اور زیادات کے طلب کی ہے یا کہ اس پر ہوئی کا بقیہ ہے -

زہیر بن اسلم نے کہا ہے دو خصلت ہیں جو تیرے کام کو پورا کریں گی - ایک
یہ کہ صبح کو اُٹھے تو اللہ تعالےٰ کی معصیت کا قصد نہ کر اور جب تجھے شام آئے تو
اللہ کی معصیت کا ارادہ نہ کر - پس جبکہ زہد اور تقویٰ محکم اور استوار ہو گیا تو اُس
کے لئے نفس منکشف ہو جائے گا اور اُس کے حجابوں سے نکل جائے گا اور اُس کے
طریق حرکت اور اُس کے شہوات پوشیدہ اور مکر وحیلہ سے اُس کے واقف ہو
جائے گا اور جس نے صدق سے تمسک کیا تو اُس نے عروۃ الوثقی سے تمسک کیا -

حضرت ذوالنونؒ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اُس کی زمین میں البتہ ایک
تلوار ہے کہ کسی شئے پر نہیں رکھا کہ اُس نے قطع کر ڈالا اور وہ صدق ہے اور صدق
کے معنی میں منقول ہے کہ ایک عابد بنی اسرائیل سے تھا کہ جس کو ایک ملکہ نے اپنے
لئے چاہا تھا تو اُس نے کہا کہ علیحدہ مجھے پانی کی طرف لے چلو تاکہ میں غسل کر کے پاک
صاف ہو جاؤں - بعد ازاں محل میں ایک موضع پر اُسے چڑھا لے گئی تو اُس نے اپنے

بسم الله الرحمن الرحيم   صلى الله على سيدنا محمد وسلم

الحمد لله العظيم شأنه • القوي سلطانه • الظاهر إحسانه • الباهر حجته وبرهانه
• المحتجب بالجلال • والمتفرد بالكمال • والمترديٰ بالعظمة في الآباد والآزال لا تصوره
وهم ولا خيال • ولا يحصره حد ولا مثال • في العز الدائم السرمدي • والملك
القائم الديمومي • والقدرة الممتنع إدراك كنههما • والسطوة المستوعر
طريق استقصاء وصفها • تكشفت الكائنات بأنه الصانع المبدع • وباحت صفحات
ذرات الوجود بأنه الخالق المخترع • وسم عقل الإنسان بالعجز والنقصان • وألزم
فصحاء الإنس وصقع الجن في حلبة البيان • وأحرقت سبحات وجهه
الكريم أجنحة طائر الفهم • وسدت تعززا وجلالا مسالك الوهم • والطرف
طامح البصيرة تعظيما وإجلالا • ولم يجد من فرط الهيبة في فضاء الجبروت
مجالا • فعاد البصر كليلا • والعقل عليلا • ولم يتضح إلى كنهه الكريم الأسنى
سبيلا • فسبحان من عزت معرفته لولا تعريفه • وتعزز على العقول
تحديده وتكييفه • ثم ألبس قلوب الصفوة الصفوة من عباده ملابس
العرفان • وخصهم من بين عباده بخصائص الإحسان • فصارت ضمائرهم من
مواهب الأنس مملوءة • ومرائي قلوبهم بنور القدس مجلوة • فتهيأت
نفوسهم للأمداد القدسية • واستعدت لورود الأنوار العلوية • فانخرطت
من الانقياد للفطرة بالأذكار جلاسها • وأفاضت على الظاهر والباطن من التقوى
حراسها • واشتعلت في ظلم البشرية من اليقين نبراسها • واستحقرت
مواهب الدنيا ولذاتها • وأنكرت مصابيح العمر وتبعاتها • وامتطت
غوارب الرغبوت والرهبوت • واستغرقت بعقولهم منتهى بساط
الملكوت • وامتدت إلى المعالي أعناقها • وطمحت إلى اللامع العلوي أحداقها
• واقتحمت من الملإ الأعلى أسماعا وأبصارا • ومن النور الأعظم الأقصى مزارا
وجاوروا الأجساد أرضية بقلوب سماوية • وأشباح فرشية بأرواح عرشية
• نفوسهم في منازل الخدمة سيارة • وأرواحهم في فضاء الغيب
طيارة • منازلهم في العبودية مشهورة • وأعلامهم في أقطار
الأرض منشورة • يحسبهم الجاهل بهم فقدوا وما فقدوا ولكن
سمت أحوالهم فلم يدركوا • وعلت مقاماتهم فلم يملكوا

الناس طالبتهم لله تعالى فان دخوله في طريقهم بتجريد حاله ووقته وقد ورد في المهاجر
تجرد من بغاه الله عنه ومن قال الله تعالى ومن يخرج من بيته مهاجرا الى الله ورسوله
ثم يدركه الموت فقد وقع اجره على الله فالمريد ينبغي ان يخرج الى طريق القوم لله فانه
ان وصل الى نهايات القوم فقد لحق بالمنازل وان ادركه الموت قبل الوصول الى نهايات القوم
اجره على الله . وكل من كانت بدايته احكم كانت نهايته اتم **أخبرنا ابو عبد**
الله عن خلف عن ابي عبد الرحمن عن ابي العباس البغدادي عن جعفر الخلدي
قال سمعت الجنيد يقول اخش العوائق والحوائل والموانع من مساكن الاشرار
المريد في اول سلوك هذا الطريق يحتاج الى احكام النية وتنزيهها من
اعني الهوى وكل ما كان للنفس فيه حظ عاجل حتى يكون خروجه خالصا لله تعالى
وكتب سالم بن عبد الله الى عمر بن عبد العزيز رضي الله عنهم
اعلم يا عمر ان عون الله تعالى للعبد بقدر النية فمن تمت نيته تم عون الله له
ومن قصرت عنه نيته قصر عنه عون الله بقدر ذلك **وكتب بعض الصالحين**
الى اخيه اخلص النية في اعمالك يكفك قليل من العمل ومن لم يهتد الى النية
بنفسه يصحب من يعلمه حسن النية **قال سهل بن عبد الله التستري**
اول ما يؤمر به المريد المبتدي التبري من الحركات المذمومة ثم التنقل الى الحركات
المحمودة ثم التفرد لامر الله ثم التوقف في الرشاد ثم الثبات ثم
البيان ثم القرب ثم المناجاة ثم المطاوعة ثم الموالاة ويكون
الرضا والتسليم مراده والتفويض والتوكل حاله ثم يمن الله تعالى بعد هذا
بالمعرفة فيكون مقامه عند الله مقام المتبرئين من الحول والقوة وهذا
مقام حملة العرش وليس بعده مقام هذا من كلام سهل جمع فيه ما في
البداية والنهاية ومتى تمسك المريد بالصدق والاخلاص بلغ مبلغ الرجال
وان يحقق صدقه واخلاصه كشف متابعة امر الشرع وقطع النظر الى الخلق
فبكل الآفات دخلت على اهل البدايات لموضع نظرهم الى الخلق **وبلغنا**
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث انه قال لا يكمل ايمان المرء حتى يكون الناس
عنده كالاباعر اشار الى قطع النظر عن الخلق والخروج منهم وترك التقيد
بعاداتهم **قال احمد بن حضرويه** من احب ان يكون الله معه على
كل حال فليلزم الصدق فان الله مع الصادقين **وقد ورد في الخبر**
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الصدق يهدي الى البر ولا بد للمريد من الخروج
من المال والجاه والخروج من الخلق بقطع النظر اليهم الى ان يحكم اساسه فيعلم